روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعرات 21۔اگست 2014ء 24شوال 1435ہجری 21ظہور 1393ہش جلد 64-99 نمبر 189

زہد و امانت کی دعا

حاکم رہے دلوں پہ شریعت خدا کرے
حاصل ہو مصطفٰےؐ کی رفاقت خدا کرے
مٹ جائے دل سے زنگ رذالت خدا کرے
آ جائے پھر سے دور شرافت خدا کرے
مل جائیں تم کو زہد و امانت خدا کرے
مشہور ہو تمہاری دیانت خدا کرے

(کلام محمود)

اخلاق عالیہ صحابہ کرامؓ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوعبیدہؓ کی جس خوبی نے انہیں صحابہؓ میں ممتاز کیا وہ یہ تھی کہ آپ ارشادِ ربانی وَالَّذِیْنَ ھُمْ ...... (المومنون:9) (یعنی وہ مومن کامیاب ہوگئے جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی حفاظت کرنے والے ہیں) کے حقیقی مصداق تھے۔ حق یہ ہے کہ ایک مومن کامل کا یہی بلند و بالا مقام ہے۔ چنانچہ بظاہر نحیف و ناتواں ابوعبیدہؓ اصحاب رسولؐ میں ’’القوی الامین‘‘ کے لقب سے یاد کئے جاتے تھے۔ یہ گویا ان کے حق میں زمانے کی شہادت تھی کہ وہ اپنی تمام امانتوں کے حق ادا کرنے میں خوب قادر تھے۔

(اسد الغابہ جلد 3 صفحہ 85)

خلق خدا کی اس گواہی پر رسول خدا ﷺ نے اپنی زندگی کے آخری سالوں میں اس وقت مہر تصدیق ثبت فرمائی، 9ہجری میں جب نجران کی عیسائی ریاست سے ایک وفد مدینہ آیا اور سالانہ خراج کی ادائیگی پر ان سے مصالحت ہوئی۔ اس موقع پر وفد نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ ہمارے ساتھ خراج کی وصولی کے لئے ایک ایسا شخص بھجوائیں جو امانتوں کا حق خوب ادا کرنے والا ہو۔ آپؐ نے فرمایا: ’’ہاں! فکر نہ کرو میں ضرور تمہارے ساتھ ایک نہایت امین شخص روانہ کروں گا۔‘‘ اس وقت مجلس نبویؐ میں ایک عجب کیفیت تھی جب صحابہ رسولؐ سر اٹھا اٹھا کر وفور شوق سے یہ معلوم کرنا چاہ رہے تھے کہ دیکھیں اب یہ سعادت کس خوش بخت کے حصہ میں آتی ہے۔ انتظار کے لمحے ختم ہوئے اور رسول خدا ﷺ نے فرمایا ’’ابوعبیدہ کھڑے ہوں‘‘ جب وہ اپنی نشست پر سے اٹھے تو ہمارے آقا و مولا کی زبان فیض ترجمان سے ابوعبیدہؓ کو ایک دائمی اور تاریخی سند عطاء ہوئی آپؐ نے فرمایا:

’’یہ ہے اس امت کا امین‘‘ اور پھر صحابہؓ کو مخاطب کرکے فرمایا ’’ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے۔ اے میری امت کے لوگو! ہمارا امین ابوعبیدہ بن الجراح ہے۔‘‘

(بخاری کتاب المغازی و کتاب المناقب)

حقیقت یہ ہے کہ امین الامت کا خطاب ابوعبیدہؓ کے لئے عظیم الشان اعزاز تھا جس میں دراصل ان کے پاکیزہ کردار کا خلاصہ بیان کردیا گیا۔ ان کے حق میں کیا خوب فرمایا ’’کہ میں اپنے صحابہ میں سے ہر ایک کے کسی خلق پر گرفت کرسکتا ہوں سوائے ابوعبیدہ کے جو بہت عمدہ و اعلیٰ اخلاق کے حامل ہیں۔‘‘

(فضائل الصحابہ جلد 2 صفحہ 741)

بہشتی مقبرہ اور موصیان کیلئے دعائیں

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

’’میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اسی کو بہشتی مقبرہ بنا دے اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خواب گاہ ہو جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کرلیا اور دنیا کی محبت چھوڑ دی اور خدا کیلئے ہو گئے اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی۔ اور رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلایا۔ آمین یارب العالمین

پھر میں دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر خدا اس زمین کو میری جماعت میں سے ان پاک دلوں کی قبریں بنا جو فی الواقع تیرے لئے ہو چکے اور دنیا کی اغراض کی ملونی ان کے کاروبار میں نہیں۔ آمین یارب العالمین

پھر میں تیسری دفعہ دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر کریم اے خدائے غفور و رحیم تو صرف ان لوگوں کو اس جگہ قبروں کی جگہ دے جو تیرے اس فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہیں اور کوئی نفاق اور غرض نفسانی اور بدظنی اپنے اندر نہیں رکھتے اور جیسا کہ حق ایمان اور اطاعت کا ہے بجالاتے ہیں اور تیرے لئے اور تیری راہ میں اپنے دلوں میں جان فدا کر چکے ہیں جن سے تو راضی ہے اور جن کو تو جانتا ہے کہ وہ بکلی تیری محبت میں کھوئے گئے اور تیرے فرستادہ سے وفاداری اور پورے ادب اور انشراح ایمان کے ساتھ محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہیں۔ آمین یارب العالمین

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 316)

(مرسلہ: سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

☆............☆............☆

مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کا سالانہ اجتماع

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور اختتامی خطاب

خدام الاحمدیہ برطانیہ کا سالانہ سہ روزہ نیشنل اجتماع 20 تا 22 جون 2014ء کو اسلام آباد، ٹلفورڈ ،سرے میں منعقد کیا گیا۔ یہ خدام کی خوش نصیبی تھی کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جمعہ کی شام سے اتوار تک از راہ شفقت اسلام آباد میں رونق افروز رہے۔ اور خدام و اطفال کو اپنے پیارے آقا کی اقتدا میں باجماعت نمازوں کی ادائیگی کی توفیق ملی۔ اسی طرح ہفتہ کی شام حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ ایک اجتماعی کھانے کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اتوار کے روز حضور انور ایدہ اللہ نے خدام و اطفال کے بعض فائنل ورزشی مقابلے بھی ملاحظہ فرمائے اور ان کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کے 42ویں سالانہ اجتماع کی اختتامی تقریب سے انگریزی زبان میں ایک روح پرور خطاب فرمایا۔

حضور انور نے اپنے اختتامی خطاب میں فرمایا کہ ہر احمدی کو خدا تعالیٰ سے ایک ذاتی تعلق پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور حقوق العباد بجا لانے کی بھی کوشش کرنی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے اختتامی خطاب میں نصیحت فرمائی کہ ہمیں کامیابیاں حاصل کر کے رُک نہیں جانا چاہئے بلکہ ہر لمحہ خوب سے خوب تر کی تلاش میں مزید کامیابیاں حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ

خدام الاحمدیہ کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ترقی کرنے والی قومیں اور ترقی کرنے والے لوگ کبھی ایک جگہ رُک نہیں جاتے بلکہ ہمیشہ یقین کے ساتھ آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں، ترقی کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور وہ دور دراز علاقوں میں پھیل جاتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب میں تفصیل سے حضرت مسیح موعود کے دعویٰ کے متعلق فرمایا۔ آپ نے بعض واقعات بیان فرمائے جن سے معلوم ہوتا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے بذریعہ خواب دنیا کے مختلف ممالک میں بسنے والے لوگوں کی جماعت احمدیہ کی صداقت کی طرف رہنمائی فرمائی۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہر سال ہزاروں افراد جماعت احمدیہ میں داخل ہو رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کا قیام اب تک 200 سے زائد ممالک میں ہو چکا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ محض دنیاوی اور سیاسی بصیرت رکھنے والے لوگوں نے اپنے مقاصد کے حصول کے لئے اکثر بڑے طاقت ور اور تباہ کن ہتھیاروں کا استعمال کیا ہے لیکن جماعت احمدیہ ہمیشہ پُر امن ذرائع کو بروئے کار لاتی رہی ہے اور اپنی اسی روش پر قائم رہے گی۔

حضور انور نے فرمایا:۔

’ایک احمدی کبھی بھی دنیاوی ہتھیاروں کا انتخاب نہیں کرے گا بلکہ ایک احمدی کو صرف روحانی ہتھیاروں اور دعاؤں کی ضرورت ہے تا کہ وہ اپنے روحانی مقاصد کو پورا کرنے والا ہو‘

فرمایا کہ جماعت احمدیہ کی ترقی اور کامیابی افرادِ جماعت کے اللہ تعالیٰ سے ذاتی تعلق پیدا کرنے پر اور حقوق العباد ادا کرنے پر منحصر ہے اور (دین حق) نے ہمیں ان دونوں فرائض کی سرانجام دہی کی تعلیم دی ہے۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دوبارہ اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ سب احمدی اپنے اخلاق کو اعلیٰ معیاروں تک پہنچائیں۔

فرمایا: ’آپ کے اخلاق ایسے ہونے چاہئیں کہ وہ پوری دنیا کے لئے ایک نمونہ ہوں ...... اپنے اعلیٰ اخلاق کے ذریعہ آپ ایک مخفی (دعوت الی اللہ) کر رہے ہوں گے۔ بجائے اس کے کہ آپ دوسروں کی طرف دیکھیں آپ کو چاہئے کہ اپنے آپ کو دیکھیں اور سوچیں کہ آپ کا عمل کیسا ہونا چاہئے اور بغیر کسی غلط فہمی کو پیدا کیے یا دورنگی کا راستہ اپنائے آپ کو حضرت مسیح موعود کی بعثت کے مقصد کو پورا کرنا چاہئے۔

42ویں سالانہ اجتماع کا مرکزی موضوع ’’حضرت مسیح موعود کی بعثت کا مقصد‘‘ تھا۔ اجتماع کے دوران خدام و اطفال نے تلاوت قرآن کریم، نظم اور تقاریر وغیرہ مختلف علمی مقابلہ جات میں حصہ لیا۔ نیز ورزشی مقابلہ جات میں کرکٹ، فٹ بال، والی بال کے علاوہ کئی اور مقابلہ جات بھی ہوئے۔

اس سال ایک Discovery Marquee بھی لگائی گئی تھی جہاں 24 مختلف موضوعات پر مشتمل ورکشاپس کا اہتمام کیا گیا تھا۔ نیز ایک عارضی لائبریری کے قیام سے شاملین اجتماع کو کتب کے مطالعہ کا بھی موقع فراہم کیا گیا۔ نوجوانوں کیلئے ایک Indoor Games Marquee بھی لگائی گئی جس میں ان کو بے تکلفانہ ماحول میں ٹیبل ٹینس اور شطرنج کے علاوہ کئی اور اِن ڈور گیمز کھیلنے کا موقع ملا۔

اجتماع کی ایک کشش تاریخ (دین) کے موضوع پر لگائی گئی ایک نمائش (exhibition) تھی جسے اکثریت نے پسند کیا۔

(رپورٹ: مکرم عابد وحید خان صاحب)
(الفضل انٹرنیشنل 4 جولائی 2014ء)

منادی صدا پر صدا دے رہا ہے

آپ آئیں اندھیرے بڑے چھا گئے ہیں
کہ ہر سُو خسارے جگہ پا گئے ہیں
یہاں پھول معصوم روندے گئے ہیں
درندہ صفت بھیڑیئے آ گئے ہیں
وہاں زندہ درگور ہوتی تھی بیٹی
یہاں قاتل طفل در آ گئے ہیں
یہاں مائیں بچوں کو ہیں زہر دیتیں
شقاوت کے سائے جگہ پا گئے ہیں
وہاں بحر و بر میں فساد آ گیا تھا
یہاں بھی وہ تاریک دور آ گئے ہیں
یہاں موت کا رقص جاری و ساری
کہ پردے دماغوں پہ وہ چھا گئے ہیں
عمل کی تو قوت ہی جاتی رہی ہے
رواج ایسے دنیا میں راہ پا گئے ہیں
جو چاند اور سورج کی آیت نہ دیکھیں
خدا کو بھلا کر خطا کھا گئے ہیں
وہ تکویر میں شمس تاروں کا چھپنا
وہ لمحے وہی آج دن آ گئے ہیں
مگر قربِ جنت کا وعدہ بھی دیکھو
ہاں دیکھو زمانے وہی آ گئے ہیں
خلافت بگل جو بجا آسماں سے
یہ دیکھو وہ روحوں کو گرما گئے ہیں
اے مالک مصیبت کو اب ٹال دے تو
یہ غم جاں گسل ہیں کہ جاں کھا گئے ہیں
منادی صدا پر صدا دے رہا ہے
جنہوں نے ہے مانا سکوں پا گئے ہیں
اے بارش یہاں اب برس کھل کھلا کے
کہ رحمت کے بادل یہاں چھا گئے ہیں
نہ گھبراؤ حافظ وہ اب آ گیا ہے
کہ آنے سے اس کے تو سکھ آ گئے ہیں

ابن کریم

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دار النصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

جلسہ سالانہ کی اہمیت، مقاصد اور فوائد

مکرم سید شمشاد احمد ناصر صاحب

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ نہ صرف یہ کہ ایک تاریخی اہمیت کا حامل ہے بلکہ یہ حضرت اقدس مسیح موعود کی صداقت کا ایک بہت بڑا واضح ثبوت بھی ہے۔ 1891ء میں جب حضرت مسیح موعود نے اس جلسہ کی بنیاد رکھی تو اس کے ساتھ ہی اس کے اغراض ومقاصد کو بھی یوں بیان فرمایا کہ:

''اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ (-) پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اوراس کے لئے قومیں تیار کی ہیں۔ جو عنقریب اس میں آملیں گی''۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 341)

جلسہ سالانہ خدا تعالیٰ کے فضل سے خواہ کسی ملک میں بھی ہو یہ جماعت احمدیہ کی ہر آن ترقی کا ایک آئینہ دار ہے۔ ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ہر سال جلسہ سالانہ یوکے کے موقع پر اوراس کے علاوہ جن جن ممالک میں حضور بنفس نفیس تشریف لے جا کر جلسہ سالانہ میں شمولیت اختیار فرماتے ہیں اور اس موقع پر جو ہدایات ونصائح ہوتی ہیں اس کے ساتھ ساتھ دنیا میں پھیلی ہوئی جماعتوں کی ترقی کا ذکر ہوتا ہے وہ ہمارے لئے ازدیاد ایمان کا باعث بھی ہوتا ہے۔

مرکزی جلسہ کی ابتداء تو قادیان دارالامان میں حضرت مسیح موعود کی زندگی میں ہی اس وقت ہوئی جب آپ کو جاننے والا بھی کوئی نہ تھا اور خدا تعالیٰ نے آپ کو خبر دی تھی کہ لوگ دور دور سے یہاں آئیں گے اور راستوں پر بھی نشان پڑ جائیں گے اوراس جلسہ کی بنیادی اینٹ بھی خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی تھی۔ تبھی خدا تعالیٰ کے فضل سے نامساعد حالات ہونے کے باوجود بھی خدا تعالیٰ نے ناممکن کو ممکن کر دکھایا ہے اور ع

ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

کا نظارہ تمام عالمگیر جماعت احمدیہ ہر وقت اپنی آنکھوں سے دیکھتی ہے۔

جلسہ سالانہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اب ہر ملک میں ہونے لگا ہے اور بعض جگہ تو اس شجرہ طیبہ کی شاخیں اس قدر پھیل چکی ہیں کہ قومیں اس کے تلے آکر برکتیں حاصل کر رہی ہیں۔

یہ صرف دعویٰ ہی نہیں۔ کروڑوں انسان اس پر گواہ ہیں اور ہر سال جلسہ یوکے کے نظارے ایم ٹی اے پر دیکھنے والے اپنے ہوں یا پرائے اس کے گواہ بنتے چلے جارہے ہیں۔

جماعت ہائے امریکہ کا وفد ہر سال یوکے کے جلسہ پر شامل ہو کر برکتیں حاصل کرتا ہے اس کے علاوہ 2008ء میں جب جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر خلافت کے سو سال پورا ہونے پر شکرانے کے طور پر ہر ملک میں جلسے کر رہی تھی ہمیں (امریکہ کے وفد کو) گھانا۔ مغربی افریقہ کے جلسہ میں شامل ہونے کی بھی توفیق ملی۔ جب حضور انور نے وہاں جمعہ کا خطبہ دیا۔ مردوزن کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر پایا۔ اس قدر گرمی کے باوجود کھلے آسمان کے نیچے سب نے جمعہ کی نماز پڑھی اور یوں لگ رہا تھا کہ گویا حج میں عرفات کا سماں ہے۔

اس تاریخی موقعہ پر جو کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ہے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ''فذکّر'' کے تحت کچھ باتیں لکھ دی جائیں تا کہ سب شاملین جلسہ ان پر عمل پیرا ہو کر نہ صرف برکتیں حاصل کریں بلکہ یہ باتیں ان کے ازدیاد ایمان کا بھی باعث بنیں۔

اس سوال کا جواب کہ ہم جلسہ سالانہ پر کیوں آرہے ہیں؟ ظاہری بات ہے کہ اُن مقاصد کی تکمیل کے لئے جو اس جلسہ کی غرض وغایت حضرت اقدس مسیح موعود نے بیان فرمائی ہے کو پورا کرنے کے لئے جلسہ میں آرہے ہیں اور وہ کیا ہیں:

''ربانی باتیں سننے کے لئے۔ حقائق ومعارف سننے کے لئے۔ ایمان، معرفت اور یقین میں ترقی کے لئے۔ دعائیں کرنے کے لئے۔ پاک تبدیلی پیدا کرنے کے لئے اپنے نئے اور پرانے بھائیوں، دوستوں اور عزیزوں سے ملاقات کے لئے۔ تا کہ آپس میں پیار ومحبت بڑھے اور اتفاق واتحاد کا موجب ہو۔ ان لوگوں کے لئے دعائے مغفرت کے لئے جو دوران سال اس جہان فانی سے کوچ کر گئے ہیں۔ خشکی۔ اجنبیت اور نفاق کو دور کرنے کے لئے''۔ (روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 352)

یہ چند ایک فوائد اور غرض وغایت جلسہ سالانہ کی ہیں جسے حضرت اقدس نے آسمانی فیصلہ میں خود بیان فرمایا ہے۔

لہٰذا انہی فوائد کو حاصل کرنے کی غرض سے اور نیت سے اس جلسہ میں شامل ہونا چاہئے۔ حضرت اقدس مسیح موعود نے 1893ء کا جلسہ سالانہ ایک دفعہ ملتوی بھی کر دیا تھا کیونکہ آپ نے دیکھا کہ جلسہ سالانہ کی غرض وغایت پوری نہیں ہو رہی۔ اس لئے بھی یہ ضروری ہے کہ جلسہ سالانہ پر ہر آنے والا ان مقاصد کو پیش نظر رکھ کر جلسہ سے پورا پورا فائد اٹھانے والا ہو جو حضرت مسیح موعود نے بیان فرمائے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

''پس اے نادانو! خوب سمجھو۔ اے غافلو! خوب سوچ لو کہ بغیر سچی پاکیزگی، ایمانی اور اخلاقی اور اعمالی کے کسی طرح رہائی نہیں اور جو شخص ہر طرح سے گندہ رہ کر پھر اپنے تئیں...... سمجھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کو نہیں بلکہ وہ اپنے تئیں دھوکہ دیتا ہے اور مجھے ان لوگوں سے کیا کام جو سچے دل سے دینی احکام اپنے سر پر نہیں اٹھا لیتے اور رسول کریم ﷺ کے پاک جوئے کے نیچے صدق دل سے اپنی گردنیں نہیں دیتے اور راستبازی کو اختیار نہیں کرتے''۔ فرماتے ہیں:۔

''مبارک وہ لوگ جو اپنے تئیں سب سے زیادہ ذلیل اور چھوٹا سمجھتے ہیں اور شرم سے بات کرتے ہیں اور غریبوں اور مسکینوں کی عزت کرتے اور عاجزوں کو تعظیم سے پیش آتے اور اپنے رب کریم کو یاد رکھتے ہیں اور زمین پر غریبی سے چلتے ہیں سو میں بار بار کہتا ہوں کہ ایسے ہی لوگ ہیں جن کے لئے نجات تیار کی گئی ہے''۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 445,444)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی متعدد بار افراد جماعت کو ان جلسوں سے بھرپور استعفادہ کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے آپ کی ہدایات میں سے چند درج ذیل ہیں:

اول: جلسہ کی تمام تقاریر خاموشی سے سنیں:

فرمایا: ''حضرت مسیح موعود معرفت کی باتیں خود ہی بیان کر دیا کرتے تھے اور اس زمانے میں حقائق بھی پتہ چلتے رہتے تھے لیکن اب بھی جو ارشادات آپ نے بیان فرمائے انہیں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے۔ انہیں کو سمجھتے ہوئے، انہیں تفسیروں پر عمل کرتے ہوئے ماشاء اللہ علماء بڑی تیاری کر کے جہاں جہاں بھی دنیا میں جلسے ہوتے ہیں اپنی تقاریر کرتے ہیں، خطابات کرتے ہیں اور یہ باتیں بتاتے ہیں تو آج بھی ان جلسوں کی اس اہمیت کو سامنے رکھنا چاہئے وہی اہمیت آج بھی ہے اور تقاریر جب ہو رہی ہوں تو ان کے دوران تقاریر کو خاموشی سے سننا چاہئے''۔

پس پہلی نصیحت یہ ہے کہ جلسہ کی تمام تقاریر کو خاموشی سے سننا چاہئے۔ یہ نہیں کرنا چاہئے کہ فلاں کی تقریر سننی ہے فلاں کی نہیں، جلسہ کی سب تقاریر سننی چاہئیں اور وہ بھی خاموشی کے ساتھ۔

یہاں پر ایک اور بات بھی عرض کرتا چلوں کہ بعض اوقات ہمارے ساتھ چھوٹے بچے ہوتے ہیں جو شور کرتے ہیں، یا رونا شروع کر دیتے ہیں، یا کھیلنا شروع کر دیتے ہیں۔ یہ سب چیزیں جلسہ کے آداب کے خلاف ہیں۔ اس لئے والدین سے ضروری گزارش ہے کہ ایسے چھوٹے بچوں کو جو شور کرتے ہوں، رونے کی عمر والے ہوں انہیں جلسہ کی سٹیج کے سامنے لے کر نہ بیٹھیں اگر وہ شور کریں یا روئیں تو خاموشی سے انہیں لے کر باہر چلے جائیں۔ اگر آپ ایسے بچوں کے ساتھ سٹیج کے سامنے اور نزدیک بیٹھیں گے تو پھر اُن کے رونے پر سارے سامعین اور مقرر بھی disturb ہوں گے۔

دوم: اپنا وقت دعاؤں اور ذکر الٰہی میں گزاریں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس فرماتے ہیں:

''حضرت اقدس مسیح موعود کی دعائیں آج بھی شاملین جلسہ کے لئے برکت کا باعث ہیں کیونکہ آپ نے اپنے ماننے والوں کے لئے جو نیکیوں پر قائم ہیں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی سچی محبت دل میں رکھتے ہیں قیامت تک کے لئے دعائیں کی ہیں پھر یہاں آکر ایک دوسرے کی دعاؤں سے بھی حصہ لیتے''۔ اس میں حضور انور نے نصیحت فرمائی کہ ایک تو شامل ہونے سے آپ کو حضرت مسیح موعود کی دعاؤں سے حصہ ملے گا، دوسرے یہ توجہ دلائی گئی ہے کہ اپنا وقت بھی دعاؤں اور ذکر الٰہی میں صرف کریں۔ جن جن نے بھی آپ کو دعاؤں کے لئے کہا ہے ان کے لئے بھی دعائیں کریں''۔

حضور انور مزید فرماتے ہیں:

''پھر آپس میں اس طرح گھلنے ملنے سے، اکٹھے ہونے سے محبت واخوت بھی قائم ہوتی ہے۔ آپس میں تعلق اور پیار بھی بڑھتا ہے اور بعض دفعہ حقیقی رشتہ داریاں بھی قائم ہو جاتی ہیں کیوں کہ بہت سے تعلق پیدا ہوتے ہیں، رشتہ ناطے کے بہت سے مسائل حل ہو جاتے ہیں اور اس سے جماعت میں جو مضبوطی پیدا ہونی چاہئے وہ پیدا ہوتی ہے اور اجنبیت بھی دور ہوتی ہے ایک دوسرے کے لئے بغض وکینے کم ہوتے ہیں اور جب ایسی باتوں کا، آپس میں لوگوں کی رنجشوں کا پتہ لگتا ہے تو ان کے لئے بھی دعائیں کرنے کا موقع ملتا ہے''۔

سوم: یہ معاملہ ایمان کا ہے

حضور نے مزید فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:

''سب کو متوجہ ہو کر سننا چاہئے۔ پورے غور وفکر کے ساتھ سنو کیونکہ یہ معاملہ ایمان کا ہے اس میں سستی، غفلت اور عدم توجہ بہت سے برے نتائج پیدا کرتی ہے...... پس یاد رکھو جو کچھ بیان کیا جاوے اسے توجہ اور بڑے غور سے سنو کیونکہ جو توجہ سے نہیں سنتا خواہ عرصہ دراز تک فائدہ رساں وجود کی صحبت میں رہے اسے کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچ سکتا''۔

(الحکم 10 مارچ 1902ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس اس بیان پر فرماتے ہیں کہ ''دیکھیں کس قدر ناراضگی کا اظہار فرمایا ان لوگوں کے لئے جو جلسہ پر آکر پھر جلسہ کی کارروائی کو توجہ سے نہیں سنتے تو ایسے لوگوں کی حالت ایسی ہے کہ باوجود کان اور دل رکھنے کے نہ سننے کی کوشش کرتے ہیں اور نہ سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں اللہ رحم کرے اور ہر احمدی کو اس سے بچائے''۔

چہارم: مہمان نوازی

اس سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ

اللہ فرماتے ہیں ’’جہاں خدمت کرنے والے کارکنان مہمانوں کی خدمت کے لئے پوری محنت سے خدمت انجام دے رہے ہیں وہاں مہمانوں کا بھی فرض ہے کہ مہمان ہونے کا حق ادا کریں اور جس مقصد کے لئے آئے ہیں اس کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔ حضرت مسیح موعود جو پاک تبدیلیاں ہم میں پیدا کرنا چاہتے ہیں ان کو اپنے اوپر لاگو کرنے کی کوشش کریں‘‘۔

پنجم: ہرایک کو السلام علیکم کرو:

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ کونسا اسلام بہتر ہے فرمایا ضرورت مندوں کو کھانا کھلاؤ اور ہر اس شخص کو جسے تم جانتے ہو یا نہیں جانتے، سلام کہو۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ! ’’تو جب اس طرح سلام کا رواج ہوگا تو آپس میں محبت بڑھے گی اور انشاء اللہ جب آپ ایک دوسرے کو سلام کر رہے ہوں گے، ہر طرف سے سلام سلام کی آوازیں آ رہی ہوں گی تو یہ جلسہ محبت کے سفیروں کا جلسہ بن جائے گا‘‘۔

ششم: نمازوں کی ادائیگی اور جلسہ گاہ کے تقدس کا خیال:

جلسہ سالانہ کے دنوں میں چونکہ نمازوں کی ادائیگی جلسہ گاہ میں ہوتی ہے تو یہ جلسہ گاہ بیت الذکر کا ہی متبادل ہو جاتا ہے اس لئے ایک تو پوری کوشش کریں کہ سب کو نماز باجماعت میں شامل ہونا چاہئے۔ سوائے ان کے جو ڈیوٹی پر ہوں۔ ڈیوٹی والے احباب کو بھی کوشش کرنی چاہئے کہ وہ بھی جہاں تک ممکن ہوسکے نماز باجماعت ادا کریں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

’’جلسہ کے ایام ذکر الٰہی اور درود شریف پڑھتے ہوئے گزاریں اور التزام کے ساتھ بڑی باقاعدگی کے ساتھ توجہ کے ساتھ نماز باجماعت کی پابندی کریں‘‘۔

ہفتم: نمازوں اور جلسے کے دوران بچوں کو خاموش رکھیں

حضور فرماتے ہیں کہ:

’’ڈیوٹی والے اس چیز کا بھی خاص خیال رکھیں اور مائیں اور باپ بھی اس کا بہت خیال رکھیں اور ڈیوٹی والوں سے اس سلسلہ میں تعاون کریں۔ جو جگہیں بچوں کے لئے بنائی گئی ہیں وہاں جا کے چھوٹے بچوں کو بٹھائیں تا کہ باقی جلسہ سننے والے ڈسٹرب نہ ہوں‘‘۔

یہ بات بہت اہم ہے اسی وجہ سے اسے دوبارہ لکھا گیا ہے کہ جلسہ کے دوران مکمل خاموشی ہونی چاہئے، نمازوں کے دوران بھی۔ والدین خود بھی اپنے بچوں کو اپنے ساتھ رکھیں اگر وہ شور ڈالیں، روئیں، یا تنگ کریں تو انہیں لے کر خاموشی سے جلسہ گاہ سے باہر تشریف لے جائیں۔

نمازوں کے دوران بھی اگر بچہ رونے لگا ہے تو اسے اسی وقت باہر لے جائیں اس کے مسلسل رونے سے اگر آپ کو یہ خیال ہو کہ آپ کو اپنی نماز توڑنا نہیں چاہئے تو آپ کی نماز پر توجہ اس کے رونے سے بٹ جائے گی اور دوسرے لوگ بھی اسے پسند نہ کریں گے۔

ہشتم: نعرے

نعرے لگانے چاہئیں جب ضرورت ہو اور موقعہ ہو۔ ورنہ اچھا نہیں رہتا، نعروں کے لئے مرکزی انتظام ہوتا ہے اس لئے کوشش کریں کہ کوئی ازخود نعرے نہ لگائے۔

نہم: جماعتی روایات کا خیال رکھیں:

خواتین بھی گھومنے پھرنے میں احتیاط اور پردے کی رعائیت رکھیں۔ چھوٹے بچوں میں بھی ان دنوں میں خاص طور پر جماعتی روایات کا خیال رکھنے کے لئے ٹوپی پہننے کی عادت ڈالیں۔ ایسے بچے جو نمازیں پڑھنے کی عمر کے ہیں اور اسی طرح ایسی بچیاں جو اس عمر کی ہیں ان کو سر پر چھوٹا سا دوپٹہ بھی لے کر دینا چاہئے بجائے اس کے کہ یہاں کا لباس پہن کر پھریں۔

دہم: حفاظت (Securtiy)

حضور فرماتے ہیں: ’’حفاظتی طور پر بھی خاص نگرانی کا خیال رکھنا چاہئے۔ اپنے ماحول پر گہری نظر رکھیں یہ ہر ایک کا فرض ہے اجنبی آدمی یا کوئی ایسا شخص آپ دیکھیں جس پر شک ہو تو متعلقہ شعبہ کو اطلاع دیں لیکن خود کسی سے اس طرح نہ پیش آئیں جس سے کسی قسم کا چھیڑ چھاڑ کا خطرہ پیدا ہو اور آگے لڑائی جھگڑے کا خطرہ پیدا ہو۔ لیکن اطلاع کا وقت نہیں ہے تو پھر اس کا بہترین حل یہی ہے کہ آپ اس شخص کے ساتھ ساتھ ہو جائیں اس کے قریب رہیں۔ تو ہر شخص اس طرح سیکیورٹی کی نظر سے دیکھتا رہے تو بہت سارا مسئلہ تو اسی طرح حل ہو جاتا ہے۔

اگر کوئی ایسی صورت پیدا ہو چیکنگ سخت ہو رہی ہو تو مکمل تعاون کرنا چاہئے خاص طور پر عورتوں کو کہ وہ عام طور پر جلدی بے صبری ہو جاتی ہیں اس لئے ہماری حفاظت کے نقطہ نظر سے ہی یہ سب کچھ ہو رہا ہوتا ہے اس لئے تعاون ہر ایک پر فرض ہے۔

متفرق امور جن کا خیال رکھنا بھی بہت ضروری ہے:

1۔کھانے کا ضیاع مت کریں۔

کھانا اتنا ہی لیں جتنا کھانا ہے۔ عام طور پر پلیٹیں بھری جاتی ہیں پھر اگر وہ حسب منشاء نہیں ہے۔ یا کوئی اور صورت ہوتی ہے، پوری پلیٹ نہیں کھائی جا رہی تو پھینک دیا جاتا ہے۔ بچوں کی پلیٹ میں بھی خود ڈال کر دیں۔ بچے کھانے کا بہت ضیاع کرتے ہیں۔ بچوں کو بار بار یہ سمجھایا بھی جائے کہ کھانے کا ضیاع نہیں کرنا۔ اگر آپ نے کھانا کم لیا ہے تو آپ دوبارہ لے سکتے ہیں سہ بارہ لے سکتے ہیں۔ لیکن ایک دفعہ زیادہ لے کر نہ کھائیں اور پھینک دیں۔ یہ زیادتی ہے۔ اس کی طرف توجہ کی بہت ضرورت ہے۔

2۔قیمتی اشیاء، نقدی، پیسوں وغیرہ کی حفاظت کرنا آپ کا اپنا فرض ہے۔

3۔اگر آپ کو کوئی گمشدہ چیز ملے تو وہ فوراً lost and found میں پہنچا دیں۔

4۔جلسہ کی رجسٹریشن کے وقت جو شناختی کارڈ آپ کو دیا گیا ہے اسے ہر وقت اپنے ساتھ رکھیں اس کارڈ کے بغیر آپ جلسہ گاہ میں داخل نہ ہوسکیں گے اور نہ ہی ڈائننگ ایریا اور دوسری جگہوں پر۔

5۔ڈسپلن کے شعبہ سے خواہ وہ جلسہ گاہ کے اندر ہے یا باہر۔ اُن سے تعاون کریں اور تعاون کا بہترین طریق یہ ہے کہ دوران جلسہ آپ جلسہ گاہ کے اندر خاموشی سے بیٹھ کر جلسے کی کارروائی سنیں۔ ٹولیوں اور گروپوں کی صورت میں باہر کسی جگہ نہ گفتگو کریں نہ ہی بیٹھیں خاص طور پر ڈائننگ ایریا، بک سٹالوں پر، نمائش کی جگہ یا اور دوسری جگہوں پر۔ اگر منتظمین جلسہ آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ ’’جلسہ گاہ میں چلیں‘‘، تو ان سے تعاون فرمائیں۔

اگر ڈیوٹی والے کسی کارکن نے آپ کو یا آپ کے بچہ کو خاموش ہونے کے لئے کہا ہے تو اس سے بھی بھر پور تعاون کریں اسے اپنی انا کا مسئلہ بنا کر اس سے جھگڑا مت کریں۔

6۔ صفائی کے متعلق بھی ہدایات کو سامنے رکھیں۔ اس سلسلہ میں اگر آپ کسی جگہ یہ دیکھیں کہ یہاں صفائی نہیں ہے تو خود بھی حصہ لے کر اس جگہ کی صفائی کر دیں یہ نہیں کہ کارکن جب آئے گا وہی صفائی کرے گا۔ بلکہ اگر چھوٹی موٹی صفائی کی ضرورت ہے تو خود کرلیں۔

7۔فضول گفتگو سے بھی اجتناب کریں۔

8۔جب نداء ہو جائے تو خاموشی کے ساتھ نماز کی جگہ پر آئیں اور خاموشی سے ہی امام کا انتظار کریں۔ بعض اوقات دیکھنے میں آتا ہے کہ نماز میں انتظار کے دوران بہت سے لوگ اپنی باتیں شروع کر دیتے ہیں۔ جس سے ایک تو ان لوگوں کو جو ذکر الٰہی اور نوافل میں مصروف ہوتے ہیں آپ انہیں ڈسٹرب کر رہے ہوتے ہیں دوسرے گفتگو کر کے آپ اپنا خود روحانی نقصان بھی کر رہے ہوتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ ’’الدعا لا یرد بین الآذان والاقامۃ‘‘ نداء کے بعد اقامت کہنے تک کے دوران کی گئیں دعائیں خدا تعالیٰ کے حضور قبولیت کا درجہ پاتی ہیں تو اس وقت کو جو قبولیت دعا کا وقت ہے اس سے بھر پور فائدہ اٹھائیں۔

9۔دوران جلسہ اگر کسی غیر از جماعت کی تقریر ہو رہی ہو اور آپ کو اس کی کوئی بات پسند آئے تو تالیوں کی بجائے جو ہماری روایات ہیں اللہ اکبر کا نعرہ لگانا۔ ماشاء اللہ وغیرہ کہنا چاہئے۔ حضور فرماتے ہیں:

’’تالیاں بجانا ہمارا شعار نہیں ہے‘‘۔

10۔اس سلسلہ میں آخری بات یہ کہنی چاہوں گا کہ جلسہ کے بابرکت ہونے، کامیاب ہونے اور جلسہ کے منتظمین کے لئے بھی دعائیں کریں۔ خدا تعالیٰ ہر ایک پر اپنا فضل فرمائے، ہر ایک کو بہتر رنگ میں کام کی توفیق دے اور سب کو حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کا وارث کرے۔

جلسہ پر آنے والے صرف میلے کی صورت میں اکٹھا ہو جانے کا تصور لے کر نہ آئیں۔ جلسہ کی تقاریر کو پورے غور اور توجہ سے سنیں۔

اس مضمون کی تیاری میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کا خطبہ جمعہ 30 جولائی 2004ء مطبوعہ الفضل 16 فروری 2005ء سے استفادہ کیا گیا ہے۔

بقیہ صفحہ 6

اپنا لباس بہت صاف ہوتا۔ گو سادہ لباس تھا لیکن اسی میں سلیقہ کی وجہ سے جدت پیدا کر لیتی تھیں۔ مجھے بعض اوقات جمعہ کے دن بتاتی تھیں کہ بعض عورتیں سمجھتی ہیں کہ امۃ النور ہر جمعہ کے روز نیا جوڑا پہنتی ہیں۔ حالانکہ ان کے جوڑے جہاں نئے ہوتے تھے وہاں پر کئی سال پرانے بھی ہوتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں، عنایات اور احسانوں پر بہت شکر گزار تھیں اور وہ......ایاز قدر خود بشناس کا سچا اور پاکیزہ نمونہ تھیں۔

امۃ النور کی بیماری میں حضرت آپا جان حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی دعائیں کرتی رہیں۔ امۃ النور کی وفات پر حضرت آپا جان نے ہماری بیٹی سے تعزیت کرتے ہوئے فرمایا کہ ’آسٹریلیا، نیوزی لینڈ اور جاپان کے سفر میں حضور کو نوری کی صحت کی کافی فکر تھی‘۔

امۃ النور کی وفات 25 نومبر 2013ء کو فجر کی نماز کے دوران ہوئی۔ ؎

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اُسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

مورخہ 26 نومبر 2013ء کو حضور پُرنور نے ازراہ شفقت امۃ النور کا نماز جنازہ پڑھایا جس میں کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی۔ بعدازاں احمدیہ قبرستان کے مقبرہ موصیان میں تدفین عمل میں لائی گئی۔ ان کی وفات کے بعد بہت سے احباب نے زبانی اور تحریری طور پر تعزیتی پیغامات بھجوائے ہیں جن سے ان کا ہر دلعزیز ہونا ثابت ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ مرحومہ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے اور ان کی اولاد در اولاد میں ان کی نیکیاں جاری رہیں۔ آمین

☆............☆............☆

مکرم لئیق احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ۔ بریڈفورڈ

میری پیاری امۃ النور طاہرہ صاحبہ

خاکسار 8 جولائی 1967ء کو پہلی دفعہ انگلستان پہنچا اور تقریباً ساڑھے تین سال تک بطور نائب امام بیت فضل لندن خدمت کر کے مورخہ 14 دسمبر 1970ء کو لندن سے واپس ربوہ پہنچا۔ میرے نام وسط نومبر 1971ء میں حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب۔ ناظم ارشاد وقف جدید کا گرامی نامہ لاہور میں پہنچا جہاں میں اپنی بہن کے ہاں چند دن کے لئے گیا ہوا تھا کہ آپ سے جلد آ کر ملوں۔ خاکسار ربوہ آ کر جب آپ سے ملا تو فرمایا

This is high time you get married

نیز فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے امۃ النور بنت مکرم مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب کا رشتہ آپ کے لئے تجویز فرمایا ہے اور کہا ہے کہ یہ میری اپنی بیٹی ہے۔ دعا اور استخارہ کر کے مجھے اطلاع دیں۔ میں نے تین دن دعا کی۔ اس کے چند دن بعد حضور نے 28 نومبر 1971ء کو بیت مبارک ربوہ میں خاکسار اور امۃ النور ایم اے کا نکاح پڑھایا۔ حضور نے خطبہ نکاح میں بھی یہی فرمایا کہ یہ امۃ النور بھی میری بیٹی ہے۔

5 فروری 1972ء کو ہماری شادی ہوئی۔ رخصتی کے موقعہ پر حضور تشریف لائے اور امۃ النور کو ایک خطیر رقم اس خوشی کے موقع پر عطا فرمائی اور مجھے بھی تحفہ سے نوازا۔

شادی کے وقت ہم تحریک جدید کے ایک کوارٹر میں منتقل ہو گئے۔ ہمیں بجلی۔ گیس۔ کرایہ اور چندہ وغیرہ کٹنے کے بعد 100 روپے سے کم الاؤنس (انعام) ملا۔ میں نے وہ رقم امۃ النور کو دیتے ہوئے کہا کہ گھبرانا نہیں۔ ہمارا گزارہ اس الاؤنس سے نہیں ہوگا بلکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوگا۔ امۃ النور نے مجھے جواب دیا کہ ہمارے ابا (مکرم مولانا ابو المنیر نورالحق صاحب) بھی واقف زندگی ہیں اور ان کی ساری زندگی اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے گزری ہے۔ مجھے اس بارہ میں کوئی فکر نہیں۔ آپ بھی فکر نہ کریں۔ وہ دن اور آج کا دن امۃ النور نے میرے سارے فکر سمیٹ لئے۔ بس ایک ہی چیز ان کے پیش نظر تھی کہ میں بے فکر ہو کر اپنے فرائض نبھاؤں۔ ہماری 41 سالہ رفاقت بہت خوشیوں کے ساتھ گزری۔ ہر لمحہ خدا تعالیٰ بے کراں انعامات سے نوازتا رہا اور ہماری دستگیری فرماتا رہا۔

امۃ النور کو ایف۔ اے، بی۔ اے میں سکالر شپ ملتا رہا۔ بی۔ اے کے بعد پنجاب یونیورسٹی میں اعلیٰ تعلیم کی طرف میلان تھا۔ نمبر بھی بہت اچھے تھے لیکن والدین اس بات پر راضی نہ ہوئے کہ امۃ النور ربوہ کے جنت نظیر ماحول سے نکل کر لاہور میں داخلہ لے۔ گھر کے مالی حالات بھی اس کی اجازت نہ دیتے تھے۔

حضرت صوفی بشارت الرحمان صاحب تعلیم الاسلام کالج میں عربی کی کلاسز لیتے تھے۔ آپ نے امۃ النور کے والد مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب کو پُر زور تحریک کی کہ امۃ النور کو ایم۔ اے عربی کے لئے کالج میں داخل کروا دیا جائے۔ اس سے ایک تو اس کی آگے پڑھنے کی خواہش کی تسکین ہو گی اور دوسرے یہ کہ اسے قرآن کریم کا ترجمہ اور تفسیر سیکھنے میں مدد ملے گی۔ چنانچہ کالج میں پانچویں سال میں داخلہ ہو گیا۔ وظیفہ تو مل ہی رہا تھا۔ ہوسٹل وغیرہ کا کوئی خرچ نہیں تھا جو لاہور میں ہونا تھا۔ ایم۔ اے فائنل میں امۃ النور تمام لڑکوں اور لڑکیوں میں اول رہی اور میڈل کی حقدار قرار دی گئی۔ حضرت صوفی بشارت الرحمان صاحب نے اہلیہ کی امتیازی کامیابی پر امۃ النور کے نام خط لکھا۔

انگلستان میں خاکسار کے ساتھ 23 سال تک ہاتھ بٹاتی رہیں۔ ہر کام میں میری معین و مددگار تھیں اور مجھ سے بڑھ کر میرے کام کرتیں اور میرے لئے دعائیں کرتیں اور میرا سلطان نصیر بن کر رہیں۔ ابتدا میں لندن میں میری ریجن میں 28 جماعتیں ہوتی تھیں۔ میرے ساتھ ہر جماعت میں کئی کئی بار گئیں اور لجنہ اور ناصرات کی تربیت کا فریضہ سرانجام دیا کیونکہ علم دین سے خدا تعالیٰ نے امۃ النور کو خوب آراستہ کیا ہوا تھا اس لئے تعلیم و تربیت میں بھرپور کردار ادا کیا۔ تربیت کا انداز عجیب تھا۔ بالکل تملق سے کام نہیں لیتی تھیں۔

لجنہ کے سلیبس (Syllabus) کی تیاری۔ نماز اور دعائیں سکھانے میں خوب خوب کام کیا۔ اور بے دھڑک کیا۔ ان کے سمجھانے کا انداز عجیب تھا۔ ہر کمزوری کی نشاندہی بھی کرتیں اور ماؤں اور بچیوں کو ان کی کمزوریاں دور کرنے کے لئے اس طرح ہمدردی اور پیار سے سمجھاتیں کہ وہ اثر لئے بغیر نہ رہتیں۔ ساؤتھ آل میں ہم 16 سال رہے اور یارکشائر میں امۃ النور میرے ساتھ ساڑھے چھ سال کام کرتی رہیں۔ سینکڑوں دعوت الی اللہ کی مجالس میں اکیلی مہمانوں کے لئے کھانا پکاتیں۔ چائے وغیرہ بھجواتیں۔ مہمان عورتوں کو پیغام پہنچاتیں اور غیر از جماعت مہمانوں کے علاوہ جماعت کے احباب اور خواتین کثرت سے ہمارے پاس آتے۔ کسی کو تواضع کے بغیر خالی ہاتھ نہ جانے دیتیں۔ جلسہ کے دنوں میں تو سینکڑوں افراد کی خدمت کی۔ اس کے علاوہ لوگ جرمنی، سویڈن اور یورپ کے دوسرے ملکوں سے ساؤتھ آل میں کپڑا، زیور، دالیں، سبزیاں وغیرہ لینے آتے۔ کیونکہ مشن ہاؤس بازار کے ساتھ ہی تھا اس لئے لوگ ستانے کے لئے، واش رومز کے لئے ہمارے مشن ہاؤس آتے۔ اہلیہ ہر ایک کی خدمت کرتیں اور چائے کھانا اور کولڈ ڈرنکس وغیرہ بھجواتیں۔ مجھے اب بھی کئی دوست ملتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کیا آپ کو یاد ہے کہ ہم آپ کے ہاں کئی دن تک رہے پاکستان سے ہیتھرو ایئرپورٹ پہنچے اور وہاں سے سیدھے ساؤتھ آل مشن ہاؤس میں آ گئے اور آپ کے بچے ہمیں تینوں وقت کھانا لا کر دیتے رہے اور ہر طرح سے خیال رکھا۔ الحمدللہ یہ سب اللہ تعالیٰ کا احسان تھا اور اس کے پیچھے ساری قربانی اور محنت امۃ النور کی تھی۔

اہلیہ انتہائی خوش مزاج تھیں اور مزاح کا برجستہ جواب دیتیں جو ان کی علمی دسترس کا ثبوت ہوتا۔ اہلیہ نوافل، تلاوت قرآن کریم اور دعاؤں کی عاشق تھیں۔ ہر نماز سے قبل نوافل ادا کرتیں۔ ظہر مغرب اور عشاء کی نمازوں کے بعد بہت لمبے نوافل ادا کرتیں اور دعائیں کرتی تھیں۔ نماز تہجد اور تلاوت قرآن کریم ان کی روحانی غذا تھی۔ میں نے سالہا سال مشاہدہ کیا کہ نماز تہجد میں شاید ہی کبھی ناغہ ہوا ہو۔ وفات سے ایک، ڈیڑھ ہفتہ پہلے تک وضو کر کے نمازیں ادا کرتی رہیں۔ آخری تین دن میں شدید بخار اور کمزوری اور تلی کی شدید تکلیف میں مارفین دی جاتی تھی لیکن بار بار نماز کا پوچھتیں اور لیٹے لیٹے تیمّم کر کے نمازیں ادا کرتی رہیں۔ میرا خیال ہے کہ اپنی وفات کے آخری لمحات تک انہوں نے نماز میں کوئی ناغہ نہیں کیا۔ بریڈفورڈ بیت المہدی میں نماز تہجد کے بعد باجماعت نماز فجر ادا کرتیں اور پھر بہت دیر تک لجنہ کے ہال میں تلاوت قرآن کریم کرتیں۔ قصیدہ يَا عَيْنَ فَيْضِ اللّٰهِ وَالْعِرْفَان روزانہ زبانی پڑھتیں اور پھر اپنے بستر پر آ کر سونے تک دعائیں دیر تک پڑھتی رہتیں۔ وفات سے چند ماہ قبل اس مطالعہ میں اس قدر منہمک ہو چکی تھیں کہ گویا اب دنیا و مافیہا سے تعلق قطع کر لیا ہے۔ ان کی وفات پر میں نے ان کی bedside table دیکھی تو وہ دعاؤں کی کتب سے بھری پڑی تھی۔ یہی نہیں مختلف صفحوں پر اور نوٹ بکس میں کئی دعائیں لکھی ہوئی تھیں۔

گھر کے سب کاموں، لجنہ مرکزیہ کی مصروفیات۔ حلقہ کے لجنہ کے ہر کام میں پُرجوش تعاون، میرے بیشمار کاموں میں میری معین و مددگار بننے کے باوجود بچوں کو پڑھانے میں مدد دیتیں۔ نماز۔ قرآن دعائیں اور قصیدہ حفظ کروانے کے لئے نہ جانے کہاں سے وقت نکالتی تھیں اور مزید یہ کہ سب بچوں کی وصیت 17-16 سال کی عمر میں کروا دی۔ الحمدللہ وہ اس دنیا سے اس حالت میں رخصت ہوئیں کہ بچوں کے دین و دنیا کی طرف سے ان کی آنکھیں ٹھنڈی تھیں۔

امۃ النور کی تعلیم القرآن کی خدمات ان کی زندگی کا سنہرا باب ہیں۔ حضرت صوفی بشارت الرحمان صاحب نے فہمائش کی تھی کہ ایم۔ اے عربی کر لو تو قرآن کریم کا ترجمہ اور تفسیر سمجھنے میں آسانی ہو جائے گی۔ گھر میں امۃ النور نے بچپن سے ہی اپنے باپ کو خدمت قرآن میں مشغول پایا تھا۔ اس کا اثر تھا کہ شادی کے بعد قرآن کریم پڑھانا ان کی سب سے بڑی تمنا بن گئی تھی۔ ربوہ میں ہمارے گھر میں بچیوں اور بچوں کو قرآن کریم اور قاعدہ پڑھانا شروع کیا۔ ان کا پڑھانے کا انداز جداگانہ تھا۔ نئے نئے طریقے سمجھانے کے لئے نکالے ہوئے تھے جن کی وجہ سے ان کی کلاسز بہت کامیاب رہیں۔ مجھے ہمیشہ کہتیں کہ میری طالبات (لجنہ و ناصرات) آپ کے طلبا سے (اطفال، خدام، انصار) سے اچھا پڑھتی ہیں۔ ان کی یہ بات سچی تھی۔ پھر مجھے بعض طریقے بتاتیں کہ یوں پڑھائیں تو لوگوں کو جلدی سمجھ آئے گی۔ جب میں کلاس لیتا تو ان کے کہنے پر سپیکر آن رکھتا۔ مجھے کہتیں کہ فلاں صاحب کی اہلیہ نے مجھ سے پڑھا ہے وہ اپنے میاں سے بہت اچھا پڑھتی ہیں۔

ساؤتھ آل، ہڈرزفیلڈ اور بریڈفورڈ میں قرآن کریم پڑھانے میں بڑی محنت کی۔ وہ ہر بچہ اور لجنہ کو الگ الگ ٹائم دیتی تھیں اور بعض اوقات عصر سے لے کر عشاء تک ان کی کلاس جاری رہتی۔

جب بیماری نے نڈھال کر دیا تو یہ کلاسز بند ہوئیں۔ لیکن 2013ء کے رمضان میں شدید بیماری اور کمزوری کی حالت میں اور میرے اصرار کے باوجود کہ آپ کی طبیعت درس کی اجازت نہیں دیتی سارے قرآن کریم کا درس دیا۔

ساؤتھ آل میں بعض غیر احمدی بچیاں اور ان کی مائیں ان سے قرآن کریم پڑھنے کے لئے آنے لگیں۔ ایک صوبہ سرحد کی فیملی تھی وہ پشتو بولتی تھی۔ امۃ النور نے اپنی خداداد قابلیت کی وجہ سے ان سے پشتو سیکھنی شروع کی اور چند ضروری جملے یاد کر کے قاعدہ پڑھایا۔ یہ ساجدہ (ماں) اور فہیمہ کی فیملی تھی جو احمدی نہیں تھی۔ ساجدہ اور فہیمہ کو دیکھ کر ان کے بعض اور عزیز بھی اپنی بچیوں کو پڑھانے کے لئے امۃ النور کے پاس لے آئے۔ امۃ النور ہر غیر از جماعت کو بتاتی تھیں کہ بحمداللہ ہم احمدی ہیں پڑھنا ہے تو شوق سے پڑھو ورنہ نہ پڑھو۔ خدا کی شان کہ ساجدہ کے ان عزیزوں نے انہیں خوب زور لگا کر بہکانے کی کوشش کی۔ لیکن وہ امۃ النور کے پاک نمونہ کو دیکھ کر ہماری گرویدہ ہو چکی تھیں۔ انہوں نے اپنی ان عزیزوں سے کہا کہ ہم سال بھر سے یہاں آ رہے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ یہ تم سے اچھے (-) ہیں۔ امۃ النور کی نیکی اور تقویٰ کا اثر ساجدہ کی فیملی پر ہوا۔ ساجدہ کے میاں شکر گزار تھے کہ آپ کی وجہ سے ساجدہ اور فہیمہ نے نماز سیکھی اور اب وہ سب نمازیں پڑھنے لگی ہیں۔ قرآن کریم کی دولت سے آپ نے ہمیں برکت دی ہے۔

مالی قربانیوں میں امۃ النور ایک عجیب شان رکھتی تھیں۔ ہمارا سب سے چھوٹا بیٹا جب پیدا ہوا تو ہسپتال جانے سے قبل امۃ النور نے اپنا سب سے قیمتی اور وزنی ہار مجھے دیا کہ تحریک جدید کو دیدیں۔

پھر تاکید کی کہ مجھے معلوم نہیں کہ میں زندہ رہوں یا نہ۔ یہ ہار ضرور اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر دینا جو بحمد اللہ بیٹے کی پیدائش کے معاً بعد وکالت مال اول کو بھجوا دیا گیا۔ ربنا تقبل منا۔

میں کہہ سکتا ہوں کہ امۃ النور نے ہمیشہ مجھے مذکورہ قربانیوں کے لئے تحریک کی اور ہمیشہ ضرورت مندوں کی مدد کی۔ بعض مرحوم عزیزوں کی طرف سے چندہ تحریک جدید و وقف جدید محض اس لئے ادا کرتیں کہ ان کی طرف سے کوئی ادا کرنے والا نہیں ہے۔

ربوہ میں گرمیوں میں کئی ریڑھی والے اور چھابڑی والے دروازہ کھٹکھٹا کر ٹھنڈا پانی مانگتے۔ شدید گرمی میں باہر بچوں کو بھیج کر پانی پلواتیں اور شکر ادا کرتیں۔ گھر میں کام کرنے والی عورتیں اکثر آنے بہانے سے فائدہ اٹھاتیں۔ امۃ النور سب کچھ جانتے بوجھتے ہوئے ان کی مدد کرتیں۔ مجھے چند ماہ قبل کہنے لگیں کہ اگر میں اس بار ربوہ گئی تو فلاں فلاں عورت کو تلاش کروا کے مدد کروں گی۔ لیکن زندگی نے وفا نہ کی۔ یہی مرضی مولا تھی۔

امۃ النور عجیب دل کی مالک تھیں۔ میرے سب رشتہ داروں کا مجھ سے بڑھ کر خیال رکھا۔ اپنے بھائی بہنوں سے محبت اور مودّت کا سلوک کیا اور اگر کسی طرف سے کوئی زیادتی بھی ہوتی تو یوں درگزر کرتیں کہ گویا کچھ ہوا ہی نہیں۔ بہت صاف دل تھیں۔ غیبت سے بہت پرہیز کرتی تھیں۔ لوگوں کی خوبیوں کو یاد کرتیں اور نیکیوں کا تذکرہ کرتیں اور یہی سب بچوں کو تعلیم دی۔

جماعتی رسائل اور کتب کے مطالعہ کا گویا نشہ تھا۔ حضرت مسیح موعود کی کتب، خلفائے سلسلہ کی کتب۔ علمائے سلسلہ کی تصانیف کا مطالعہ کرتی رہتی تھیں۔ تفسیر سیدنا حضرت مسیح موعود، تفسیر القرآن حضرت خلیفۃ المسیح الاول نیز شرح بخاری جو جماعت نے تیار کی اس کا مطالعہ کیا۔ وفات سے قبل مکرم پیر معین الدین صاحب کی کتاب ذکر المھدی فی القرآن کا گہرا مطالعہ کیا اور مجھے اس کے خاص خاص نکات بتایا کرتی تھیں۔ علمی کتب سے حظ اٹھاتی تھیں۔

ساؤتھ آل میں قیام کا واقعہ ہے۔ ہمارے مشن ہاؤس سے ایک مکان چھوڑ کر بڑا خوبصورت پارک شروع ہو جاتا ہے۔ ہم روز سیر کے لئے جاتے اور بالعموم پارک کے کئی چکر لگاتے۔ ہمارے ایک ہمسائے میاں بیوی سکھ فیملی سے تھے بہت ہمدرد اور شریف النفس تھے۔ بعض اوقات اس گھر کی خاتون خانہ بھی سیر کے لئے آ جاتیں۔ خاکسار امۃ النور سے کہتا آپ اپنی ہمسائی کے ساتھ سیر کریں وہ بی بی میری اہلیہ کو پورے برقعہ میں ملبوس سیر کرتے ہوئے دیکھتی تو کہتی یہ ہندوستان پاکستان نہیں ہے یہاں برقع کی ضرورت نہیں۔ امۃ النور انہیں جواب دیتیں کہ میں تو خدا کے حکم پہ برقعہ پہنتی ہوں۔ اگر ہندوستان کا خدا کوئی اور ہے اور یہاں کا اور تو میں تمہاری بات مان لیتی ہوں۔ اس پر وہ خاموش ہو جاتی۔ اُن کا ہم سے اچھا تعلق تھا اور مشن ہاؤس کی حفاظت میں مدد کرتے تھے۔

ایک دفعہ مجھے کہنے لگیں حضور کو لکھیں کہ خدا تعالیٰ مجھے صبر سے یہ تکلیف برداشت کرنے کی توفیق دے۔ تلی (spleen) کی شدید تکلیف تھی کیونکہ تلی کا سائز 7 تا 9 سینٹی میٹر کی بجائے 25-30 سینٹی میٹر ہو چکا تھا اور اس نے سارے پیٹ، معدہ اور جگر کو دبا لیا تھا جس کی وجہ سے پسلیوں سے ہوتی ہوئی درد کندھوں تک جاتی تھی۔ بھوک ختم ہو چکی تھی۔ کوئی ٹھوس چیز نہیں کھا سکتی تھیں۔ ......

میں نے کہا کہ میں تو یہ بات حضور کو نہیں لکھوں گا۔ جب خدا تعالیٰ سے مانگنا ہی ہے تو میں کیوں نہ آپ کی صحت اور زندگی کی بھیک مانگوں۔ میں نے یہ مکالمہ بذریعہ فیکس خدمت اقدس میں بھجوا دیا۔

حضور کی طرف سے مسلسل دعاؤں بھرے خطوط آ رہے تھے۔ آخری مہینہ میں حضور کا ایک ہی جواب ہوتا تھا ''اللہ رحم کرے''۔ اس جواب سے میرا دل کانپ اٹھتا تھا کہ معلوم ہوتا ہے اب تقدیر مبرم کا وقت آن پہنچا ہے۔ ورنہ اس سے قبل حضور ہومیوپیتھی ادویہ بھی تجویز فرماتے تھے اور لمبی صحت والی زندگی کے لئے بھی ہر خط میں دعائیں ہوتی تھیں۔ اللہ میری امۃ النور پر رحم فرمائے اور اسے ہمیشہ اپنی مغفرت، رحم، فضل اور پیار کی گود میں لئے رکھے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

امۃ النور ہمیشہ ضحیٰ کے نوافل ادا کر کے اپنے لئے اور میرے لئے ناشتہ بناتی تھیں۔ شدید بیماری میں بھی کہتی تھیں کہ میں آپ کو تو اب بھی سنبھال سکتی ہوں۔ ہم دونوں ہی بیت المھدی کے فلیٹ میں رہتے تھے۔ میں بھی حتی الوسع مدد کرنے کی کوشش کرتا لیکن وہ اس کا موقع کم ہی دیتیں۔ ہر نماز کے لئے کپڑے تیار کرتیں۔ ہر سفر کے لئے سامان کی پیکنگ کرتیں اور ایک ہی خواہش تھی کہ مجھے زیادہ سے زیادہ آرام پہنچا سکیں۔

امۃ النور کو 16 سال ساؤتھ آل میں آ کر رہنا پڑا۔ یہاں ہم میاں بیوی کے علاوہ چار بچے رہتے تھے۔ صرف ایک بیڈ روم۔ ایک سٹور اور سٹنگ روم تھا۔ رات کو سٹور اور سٹنگ روم کو بیڈ روم بنا دیتیں اور صبح بچوں کے سکول جانے پر ہر چیز سمیٹ کر یوں رکھتیں کہ دیکھنے والا قیاس بھی نہیں کر سکتا تھا کہ رات کو یہ کمرے بیڈ رومز بنے ہوئے تھے۔ صفائی اور سلیقہ ان کے دو بڑے گوہر تھے۔ جب بھی کوئی ہمارے گھر آتا گھر کی صفائی اور سلیقہ کی تعریف کرتا۔ لجنہ گواہ ہے کہ ہڈرز فیلڈ اور بریڈفورڈ میں بھی امۃ النور نے گھر کو یوں سنبھالا ہوا تھا کہ لجنہ اس صفائی ستھرائی۔ ترتیب اور سلیقہ کو حیرت کی نگاہ سے دیکھا کرتی تھیں۔ امۃ النور اپنے گھر سے زیادہ ساؤتھ آل اور ہڈرز فیلڈ کی بیت الذکر کی صفائی کا خیال رکھتی تھیں۔ کہتی تھیں دعا کریں اللہ تعالیٰ اس خدمت کے بدلہ میں جنت میں ایک خوبصورت گھر دے دے۔

باقی صفحہ 4 پر

مضمون نگار: زاہد حسین ...... انگریزی سے ترجمہ: مکرم شریف احمد بانی صاحب

مذہب کے نام پر خون

Murder in the name of faith

65 سالہ خلیل احمد کی قسمت کا فیصلہ تو اسی دن ہو گیا تھا جس دن اس پر مذہب کی بے حرمتی کا الزام لگایا گیا تھا یہ تو اس کی موت کا پروانہ تھا۔ وہ اپنی گرفتاری کے چند گھنٹوں کے اندر ہی پولیس کی تحویل میں مار دیا گیا۔

ایک سکول کا طالب علم جس کا نام ابھی تک معلوم نہیں ہو سکا۔ مبینہ طور پر پولیس سٹیشن میں داخل ہوا اور پولیس افسروں کی نگاہوں کے سامنے خلیل احمد کو گولی کا نشانہ بنا دیا۔ اس نوجوان کو یہ سفاکانہ قتل کرنے کے لئے کس بات نے اکسایا۔

شاید بے حرمتی کے ایسے ہی واقعات جو اس سے پہلے ہو چکے تھے اور جنہیں بے حد تابناک اور روشن بنا کر عظمت کے ساتھ پیش کیا جا رہا تھا۔ ان واقعات نے اس نوجوان کو ایسا کرنے پر راغب کیا۔ یا شاید کسی انتہاپسند نے اسے بھڑکا کر ایسا کرنے پر اکسایا۔ اس نوجوان کے سامنے گورنر سلمان تاثیر کے قاتل ممتاز قادری کا نمونہ تھا۔ جسے ہار پہنائے جا رہے تھے۔ ممتاز قادری کے نام سے اسلام آباد کے مضافات میں ایک مسجد بھی ہے اور کئی سڑکوں پر اس کے بڑے بڑے جہازی پوسٹر بھی آویزاں ہیں۔ شاید اس نوجوان قاتل کو بھی یہ یقین دلایا گیا تھا کہ ایسی ہی شان و شوکت اور عظمت و رفعت اس کا مقدر ہو گی وہ ایک ایسی سوسائٹی کی پیداوار ہے۔ جو مذہب کے نام پر قتل کو عظمت دیتی ہے اور قانون کے رکھوالے ان جہادی قاتلوں کے خلاف کوئی قدم اٹھانے سے خوفزدہ ہیں۔

یہ وہ ملک ہے جہاں قادری کو سزا سنانے کے بعد ایک جج کو ملک سے باہر فرار ہونا پڑا اور اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں کہ اسلام آباد ہائی کورٹ اس سزا کی توثیق کرنے میں پس و پیش کر رہا ہے۔

بے حرمتی کے واقعات کے حوالہ سے چند روز کے اندر یہ دوسرا قتل تھا۔ انسانی حقوق کے علمبردار راشد رحمان کے قاتل اب تک نہیں پکڑے گئے۔ حالانکہ جو لوگ راشد رحمان کو دھمکیاں دے رہے تھے۔ اس نے خود ان کی نشاندہی کر دی تھی اور اگر بفرض محال یہ گرفتار ہو بھی گئے تو انہیں کبھی بھی سزا نہیں دی جائے گی اور اس طرح یہ بات اس طرح کے مزید ''مقدس قاتلوں'' کی حوصلہ افزائی کا باعث بنے گی۔

خلیل احمد کے معاملہ میں یہ بات بڑی حیرت ناک ہے کہ قاتل ایک پولیس سٹیشن کے اندر داخل ہوا اور اسے روکنے والا کوئی نہیں تھا اور اس نے بڑی آسانی سے ایک قیدی کو مار ڈالا۔ مرکزی پنجاب کے ایک ایسے شہر میں جو لاہور سے بہت قریب ہے یہ واقعہ اخبارات کے لئے کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتا تھا اور پرنٹ میڈیا نے اسے کوئی اہمیت نہیں دی۔ شاید اس کی وجہ یہ تھی کہ مرنے والا شخص ایک احمدی تھا۔

کہا جاتا ہے کہ ایک مقامی دکاندار سے کسی تنازع کی بنا پر احمد کو تین اور لوگوں کے ساتھ بے حرمتی کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا۔

مظلوم اور مقہور احمدیہ جماعت کا فرد ہونے کی وجہ سے کسی بھی متعصب اور کٹر شخص کے لئے بہت آسان ہو جاتا ہے کہ وہ کوئی بھی جھوٹا اور من گھڑت الزام اختراع کر کے ایسے شخص کو قتل کر دے اور ایسے ماحول میں اس نوجوان قاتل کے لئے ایسا اقدام کوئی انہونی بات نہیں ہے اور یہ سب اس وقت شروع ہوا جب حکومت نے اس بات کا ٹھیکہ لے لیا کہ وہ فیصلہ کرے گی کہ کون شخص مسلمان ہے اور کون مسلمان نہیں ہے اور اس طرح مذہبی ظلم و زیادتی کو قانونی شکل دے دی گئی اور اس بات کا منطقی نتیجہ یہ نکلا کہ اب ہر آدمی نے دوسروں کے مذہبی اعتقادات پر فیصلہ دینے کا اختیار اپنے ذمہ لے لیا ہے۔ اب ملا قانون کا ٹھیکیدار بن گیا ہے اور حکومت کی عملداری ختم ہوتی جا رہی ہے۔

درحقیقت بے حرمتی کا یہ قانون ظلم و زیادتی کا ایک ہتھیار بن گیا ہے۔ حتیٰ کہ ملزموں کی وکالت کرنے والے بھی اس کا نشانہ بن رہے ہیں۔ کچھ عرصہ قبل سابقہ وزیر اطلاعات شیری رحمان کے خلاف صرف اس وجہ سے مذہب کی بے حرمتی کا مقدمہ درج کروایا گیا کہ اس نے قومی اسمبلی میں بے حرمتی کے قانون میں چند انتظامی ترامیم کی تجویز پیش کی تھی۔

اس قانون کے غلط استعمال کا ایک بین اور نمایاں واقعہ گزشتہ ہفتہ سامنے آیا۔ جب 68 وکیلوں کے خلاف صرف اس وجہ سے مذہب کی بے حرمتی کا مقدمہ قائم کر دیا گیا کہ وہ ایک ایسے پولیس افسر کے خلاف نعرے لگا رہے تھے جس کا نام عمر تھا۔ خطرے کی ایسی تلوار ہر پاکستانی کے سر پر لٹک رہی ہے۔ خاص طور پر مذہبی اقلیتوں کے افراد پر جب کسی پر مذہب کی بے حرمتی کا الزام لگایا جاتا ہے تو سمجھ لیں۔ گویا یہ موت کا پروانہ ہے۔......

(ڈان۔ کراچی 21 مئی 2014ء)

☆......☆......☆

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

کامیابی

مکرم انجینئر طارق جاوید صاحب ڈائریکٹر پی ٹی سی ایل اور محترمہ جبین صاحبہ کنسلٹنٹ ریڈیالوجسٹ میو ہسپتال لاہور تحریر کرتے ہیں۔

ہماری بیٹی مکرمہ عائشہ جاوید صاحبہ نے لاہور گرائمر سکول سے A-Level کا امتحان محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے 4A*s کے ساتھ پاس کیا ہے۔ عزیزہ نے O-Level کا امتحان 10A*s کے ساتھ پاس کیا تھا اور کامرس میں World Distinction لے کر نمایاں کامیابی حاصل کی تھی۔ عزیزہ مکرم ایم ایس جاوید صاحب مرحوم اور مکرمہ مبارکہ جاوید صاحبہ سابقہ صدر لجنہ ضلع بہاولپور کی پوتی اور مکرم میر غلام احمد نسیم صاحب سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اس کامیابی کو عزیزہ کے لئے آئندہ بیشمار کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے اور عزیزہ کو خادمہ دین بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم چوہدری نسیم احمد سیفی صاحب کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری شریف احمد سندھو صاحب ربوہ مورخہ 14/اگست 2014ء کو چند روزہ علالت کے بعد بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اسی دن بیت المبارک میں بعد نماز عصر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین کے بعد صاحبزادہ صاحب نے ہی دعا کروائی۔ مرحومہ نے پسماندگان میں چار بیٹے خاکسار، مکرم چوہدری حلیم احمد انجم صاحب دارالنصر غربی منعم ربوہ، مکرم چوہدری وحید احمد ہمایوں صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور اور مکرم چوہدری قمر احمد شفیق صاحب کارکن دفتر نظارت علیاء صدر انجمن احمدیہ ربوہ چھوڑے ہیں۔ محترمہ والدہ کی وفات پر بے شمار بھائیوں، بہنوں اور عزیز و اقارب نے جس ہمدردی اور غمگساری کے ساتھ تعزیت فرمائی اور ہمیں حوصلہ دیا۔ ان سب عزیزان کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ انہیں بہترین جزائے خیر سے نوازے۔ نیز احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

نکاح

مکرم چوہدری داؤد احمد کاہلوں صاحب سابق صدر مجلس انصاراللہ جرمنی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم احمد ذوالفقار کاہلوں صاحب کے نکاح کا اعلان مکرمہ نورین اقبال اختر صاحبہ بنت مکرم چوہدری اقبال اختر صاحب کے ساتھ مورخہ 16 جون 2014ء کو مبلغ 21 ہزار یورو حق مہر پر مکرم حیدر علی ظفر صاحب مربی انچارج جرمنی نے کیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کیلئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ ان سے نیک نسلیں چلیں جو ہمیشہ احمدیت کی خادم رہیں۔ آمین

معلومات درکار ہیں

مکرم فراز احمد ملک صاحب دارالعلوم شرقی نور، ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کو بعنوان ''ہندوؤں سے ایمان لانے والے رفقاء حضرت مسیح موعود'' پر مقالہ لکھنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اس حوالے سے اگر کسی کے پاس کوئی مواد ہو یا کسی کے خاندان میں رفیق ہوں جو کہ ہندوؤں سے ایمان لائے ہوں تو وہ خاکسار سے مندرجہ ذیل نمبر اور ای میل ایڈریس پر رابطہ کریں۔ شکریہ۔

03336548684

malikfaraz@live.com

سانحہ ارتحال

مکرم سہیل احمد بٹ صاحب محمود آباد کراچی تحریر کرتے ہیں۔

میرے ماموں مکرم تجمل احمد بٹ صاحب اگوکی ضلع سیالکوٹ مختصر علالت کے بعد مورخہ 26 جولائی 2014ء کو وفات پا گئے۔ مرحوم کی عمر 85 سال تھی۔ اگلے روز سیالکوٹ میں مرحوم کی نماز جنازہ مکرم مرزا منیر احمد صاحب مربی ضلع سیالکوٹ نے پڑھائی اور تدفین کے بعد مربی صاحب نے ہی دعا کرائی۔ مرحوم خوش اخلاق، ملنسار اور مہمان نواز تھے جب بھی ماموں سے ملاقات ہوتی خوشی کا اظہار کرتے اور بچوں کا نام لے کر خیریت دریافت کرتے اور روشن مستقبل کیلئے نیک خواہشات کا اظہار کرتے۔ سوگواران میں اہلیہ محترمہ جمیلہ بیگم صاحبہ، تین بیٹے مکرم مبشر احمد بٹ صاحب، مکرم مظفر احمد بٹ صاحب، مکرم اعجاز احمد بٹ صاحب، دو بیٹیاں مکرمہ وحیدہ بٹ صاحبہ، مکرمہ ناہید بٹ صاحبہ، چار بہنیں محترمہ مسعودہ بٹ صاحبہ، محترمہ محمودہ بٹ صاحبہ، محترمہ مبارکہ بٹ صاحبہ، محترمہ شہزادی بٹ صاحبہ، پوتے، پوتیاں، نواسے اور نواسیاں شامل ہیں احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم میاں محمد افضل زاہد صاحب معلم سلسلہ چنگا بنگیال ضلع راولپنڈی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی پھوپھی زاد بہن محترمہ امتیاز بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اکرم صاحب مرحوم آف بھلیسر ضلع گجرات مورخہ 12/اگست 2014ء کو بوقت قریباً 4 بجے سہ پہر بعمر 61 سال طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں انتقال کر گئیں۔ آپ کی نماز جنازہ چک سکندر میں مکرم ملک امان اللہ صاحب مربی سلسلہ کھاریاں ضلع گجرات نے پڑھائی اور تدفین مکمل ہونے پر خاکسار نے دعا کروائی۔ ہماری پھوپھی محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ مرحومہ اہلیہ مکرم میاں فضل حق صاحب مرحوم آف ڈنگہ ضلع گجرات اپنے سسرال میں اکیلی احمدی تھیں جبکہ ان کی اولاد ایک بیٹے اور تین بیٹیوں میں سے ہماری صرف یہ بہن احمدی تھیں۔ آپ کے احمدی ہونے کے باعث باقی سب سسرالی رشتہ داروں کی طرف سے مخالفانہ باتیں سننا پڑتی تھیں۔ آپ نے بڑے صبر اور حوصلے سے سب برداشت کیا اور احمدیت پر آخر دم تک قائم رہیں۔ ہماری یہ بہن بھی کافی عرصہ سے ہائی شوگر لیول (ذیابیطس) کے عارضہ میں مبتلاء تھیں اور ساتھ میں دیگر کئی عوارض لاحق تھے۔ اپنے سسرال میں اکیلی احمدی تھیں۔ ان کے چار بیٹے ہیں جن میں ایک بیٹے کے علاوہ باقی تین احمدی ہیں۔ گھر میں ڈش لگوا رکھی تھی۔ ایم ٹی اے کے تمام پروگرام باقاعدہ سنتی اور دیکھتی تھیں۔ خلافت سے پیار اور مرکزی نمائندگان کی بہت عزت کیا کرتی تھیں۔ چندہ جات وقف جدید، تحریک جدید اور دیگر مالی تحریکات میں باقاعدہ تھیں۔ شریف النفس، صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں۔ بیماری کے آخری چند سالوں میں روزہ نہ رکھ سکنے کا سخت قلق تھا اور فدیہ ادا کرتی تھیں۔ اپنے اور پرائے سب سے ہمدردی رکھتی تھیں اور سب کا بہت خیال رکھتی تھیں۔ اپنے غیر از جماعت رشتہ داروں سے بھی بہت پیار کرتی تھیں اور ذرا ملال چہرے پر نہ لاتی تھیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند سے بلند تر فرمائے، اپنی خاص رحمت و مغفرت کی چادر اوڑھائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

عطیہ چشم خدمت خلق ہے

فری میڈیکل کیمپ

مکرم مبارک احمد طاہر صاحب سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب میڈیکل آفیسر انچارج احمدیہ کلینک کسوموں (Kisumu) کینیا کی طرف سے رپورٹ موصول ہوئی ہے کہ بیت الذکر Eldoret میں ایک کامیاب فری میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ کیمپ 10:30 بجے سے شام 3:15 بجے تک جاری رہا۔ اس میڈیکل کیمپ سے 55 مریضوں نے استفادہ کیا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے تمام واقف ڈاکٹرز اور اساتذہ کرام کو دل و جان کے ساتھ خدمت کی توفیق دے۔ آمین

نابینا افراد کیلئے مفید کام

احمدی نابینا افراد سے گزارش ہے کہ درج ذیل امور پر عمل کریں۔

پانچ وقت باجماعت نماز بیت الذکر میں ادا کریں۔

روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کریں یا تلاوت سننے کا اہتمام کریں۔

اگر مجلس نابینا ربوہ کے رکن نہیں ہیں تو پہلی فرصت میں رابطہ فرمائیں۔

دینی اور جماعتی کتب بریل سسٹم میں دستیاب ہیں ان سے استفادہ فرمائیں۔

متعدد کتب آڈیو کیسٹس میں بھی دستیاب ہیں۔ مجلس نابینا کے دفتر میں ان کے سننے کا انتظام موجود ہے۔

معاشرے کا مفید وجود بننے کیلئے کوئی نہ کوئی ہنر ضرور سیکھیں۔

اپنی معذوری کو اپنی کمزوری نہ بننے دیں، بینا افراد کی طرح آپ بھی بہت کچھ کر سکتے ہیں۔

جب بھی گھر سے باہر جائیں سفید چھڑی اپنے ساتھ رکھیں۔

(صدر مجلس نابینا ربوہ)

ایمبولینس کی فراہمی

ربوہ کے تمام احباب جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جب بھی مریض کو ایمرجنسی کی صورت میں فضل عمر ہسپتال لانا مقصود ہو تو درج ذیل نمبرز پر فوری رابطہ فرمائیں اور متعلقہ کارکن کو ایمبولینس کی فراہمی کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

فون نمبرز: 047-6211373,6213909

6213970,6215646

EXT: ایمبولینس سٹیشن: 184

استقبالیہ 120

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

الفضل میں اشتہار دے کر
اپنے کاروبار کو فروغ دیں

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

یکم ستمبر 2014ء

12:00 am جلسہ سالانہ یوکے 2014ء حدیقۃ المہدی آلٹن یوکے جلسہ گاہ سے کارروائی (نشرمکرر)

3:40 am جلسہ سالانہ یوکے 2014ء حدیقۃ المہدی آلٹن یوکے جلسہ گاہ سے عالمی بیعت (نشرمکرر)

4:40 am جلسہ سالانہ یوکے 2014ء حدیقۃ المہدی آلٹن یوکے جلسہ گاہ سے کارروائی (نشرمکرر)

6:30 am جلسہ سالانہ یوکے 2014ء حدیقۃ المہدی آلٹن یوکے جلسہ گاہ سے حضورانور کا خطاب (نشرمکرر)

9:00 am جلسہ سالانہ یوکے 2014ء حدیقۃ المہدی آلٹن یوکے جلسہ گاہ سے کارروائی (نشرمکرر)

11:10 am تلاوت قرآن کریم

11:30 am جلسہ سالانہ یوکے 2014ء حدیقۃ المہدی آلٹن یوکے جلسہ گاہ سے پہلے دن کی کارروائی (نشرمکرر)

12:30 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 29۔اگست 2014ء

1:30 pm جلسہ سالانہ یوکے 2014ء پہلے دن کی کارروائی (نشرمکرر)

8:20 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 29۔اگست 2014ء

9:20 pm جلسہ سالانہ یوکے 2014ء حدیقۃ المہدی آلٹن یوکے جلسہ گاہ سے پہلے دن کی کارروائی (نشرمکرر)

11:35 pm جلسہ سالانہ یوکے 2014ء حدیقۃ المہدی آلٹن یوکے جلسہ گاہ سے پہلے دن کی کارروائی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھوں پرچم کشائی اور افتتاحی خطاب (نشرمکرر)

2 ستمبر 2014ء

1:10 am جلسہ سالانہ یوکے 2014ء حدیقۃ المہدی آلٹن یوکے جلسہ گاہ سے پہلے دن کی کارروائی (نشرمکرر)

4:10 am خطبہ جمعہ فرمودہ 29۔اگست 2014ء

5:10 am جلسہ سالانہ یوکے 2014ء حدیقۃ المہدی آلٹن یوکے جلسہ گاہ سے پہلے دن کی کارروائی (نشرمکرر)

12:00 pm جلسہ سالانہ یوکے 2014ء حدیقۃ المہدی آلٹن یوکے جلسہ گاہ سے دوسرے دن کی کارروائی (نشرمکرر)

2:00 pm جلسہ سالانہ یوکے 2014ء حدیقۃ المہدی آلٹن یوکے جلسہ گاہ سے دوسرے دن مستورات سے حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب (نشرمکرر)

3:30 pm جلسہ سالانہ یوکے 2014ء حدیقۃ المہدی آلٹن یوکے جلسہ گاہ سے دوسرے دن کی کارروائی (نشرمکرر)

5:30 pm جلسہ سالانہ یوکے 2014ء حدیقۃ المہدی آلٹن یوکے جلسہ گاہ سے دوسرے دن کی کارروائی اور خطاب حضورانور ایدہ اللہ (نشرمکرر)

8:00 pm جلسہ سالانہ یوکے 2014ء حدیقۃ المہدی آلٹن یوکے جلسہ گاہ سے دوسرے دن کی کارروائی (نشرمکرر)

11:00 pm جلسہ سالانہ یوکے 2014ء حدیقۃ المہدی آلٹن یوکے جلسہ گاہ سے دوسرے دن کی کارروائی حضورانور کا خطاب (نشرمکرر)

3 ستمبر 2014ء

1:00 am جلسہ سالانہ یوکے 2014ء حدیقۃ المہدی آلٹن یوکے جلسہ گاہ سے مستورات سے خطاب (نشرمکرر)

2:40 pm جلسہ سالانہ یوکے 2014ء حدیقۃ المہدی آلٹن یوکے جلسہ گاہ سے عالمی بیعت (نشرمکرر)

3:40 pm جلسہ سالانہ یوکے 2014ء حدیقۃ المہدی آلٹن یوکے جلسہ گاہ سے تیسرے دن کی کارروائی (نشرمکرر)

5:30 pm جلسہ سالانہ یوکے 2014ء حدیقۃ المہدی آلٹن یوکے جلسہ گاہ سے تیسرے دن کی کارروائی اور حضورانور ایدہ اللہ کا اختتامی خطاب (نشرمکرر)

4 ستمبر 2014ء

1:40 am جلسہ سالانہ یوکے 2014ء حدیقۃ المہدی آلٹن یوکے جلسہ گاہ سے کارروائی اور عالمی بیعت (نشرمکرر)

2:40 am جلسہ سالانہ یوکے 2014ء حدیقۃ المہدی آلٹن یوکے جلسہ گاہ سے تیسرے دن کی کارروائی (نشرمکرر)

4:30 am جلسہ سالانہ یوکے 2014ء حدیقۃ المہدی آلٹن یوکے جلسہ گاہ سے تیسرے دن کی کارروائی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا اختتامی خطاب (نشرمکرر)

11:00 am تلاوت قرآن کریم

11:15 am یسرناالقرآن

11:40 am حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا دورہ آئرلینڈ

1:15 pm Beacon of Truth (سچائی کا نور)

2:15 pm ترجمۃ القرآن کلاس 21۔اکتوبر 1997ء

3:20 pm انڈونیشین سروس

4:20 pm پشتو سروس

5:05 pm تلاوت قرآن کریم

5:20 pm یسرناالقرآن

5:50 pm Beacon of Truth (سچائی کا نور)

7:00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 29۔اگست 2014ء (بنگلہ ترجمہ)

8:05 pm الف اردو

8:30 pm Persian Service

9:00 pm ترجمۃ القرآن کلاس

10:15 pm یسرناالقرآن

11:00 pm عالمی خبریں

11:20 pm حضورانور کا دورہ آئرلینڈ

☆......☆......☆

درخواست دعا

❁ مکرم وقاص احمد چودھری صاحب مربی سلسلہ وزیرآباد گوجرانوالہ تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی عزیزہ ایمان وقاص واقفہ نو بعمر اڑھائی سال گردوں اور مختلف عوارض کی وجہ سے شدید علیل ہے۔ چلڈرن ہسپتال لاہور میں زیرعلاج ہے ٹیسٹ وغیرہ ہو رہے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر پیچیدہ مرض سے بچائے اور صحت و تندرستی والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 21۔اگست

طلوع فجر	4:09
طلوع آفتاب	5:34
زوال آفتاب	12:11
غروب آفتاب	6:49

کنگ آرتھر

برطانوی دیومالا کی اہم شخصیت جسے انگریز جنگ اور امن دونوں حالتوں میں شہنشاہیت کا بہترین نمائندہ سمجھتے ہیں۔ وہ ان روایات کا مرکزی کردار ہے جو ''میٹر آف بریٹن'' (Matter of Britain) کہلاتی ہے۔ اس کا زمانہ پانچویں صدی عیسوی بتایا جاتا ہے۔ انگریز مؤرخین اس امر پر متفق نہیں کہ شاہ آرتھر ایک تاریخی شخصیت ہے یا محض کوئی دیومالائی کردار جسے تاریخی واقعات میں خلط ملط کر دیا گیا۔ کچھ مؤرخین اسے ''شاہ'' بھی نہیں کہتے، ان کے نزدیک وہ ایک جنگی سردار یا سپہ سالار تھا۔ آرتھر کا ذکر سب سے پہلے برطانوی پادری اور مؤرخ مون ماؤتھ کے جیفرے (1100ء تا1155ء) کی تحریروں میں ملتا ہے۔ لیکن آج کے مؤرخین ان تحریروں کو تاریخی حقائق قرار نہیں دیتے، ان کا کہنا ہے کہ یہ تحریریں عوام کو لطف پہنچانے یا محض جھوٹے قصے پھیلانے کی خاطر لکھی گئیں۔

حقیقتاً شاہ آرتھر کے معاملے میں مؤرخین دو گروہوں میں بٹے ہوئے ہیں، ایک کا کہنا ہے کہ وہ محض افسانوی کردار ہے۔ ہوسکتا ہے کہ یہ کوئی کلٹی دیوتا ہو جس نے برطانیہ میں انسانی خصوصیات اور روپ اختیار کرلیا۔ یہ حقیقت بھی ہے کہ پانچویں صدی میں جب اینگلوسیکسنز نے مشرقی برطانیہ فتح کیا تو وہ اپنے ساتھ اپنی دیومالا بھی لائے۔

دوسرے گروہ کا کہنا ہے کہ شاہ آرتھر تاریخی شخصیت ہے۔ وہ ایک رومانوی برطانوی راہنما تھا جس نے پانچویں صدی کے اواخر یا چھٹی صدی کے اوائل میں حملہ آور اینگلوسیکسنز کا بھرپور مقابلہ کیا تھا۔ یہ مؤرخ کہتے ہیں کہ اس زمانے میں شاہ آرتھر موجودہ شمالی برطانیہ اور جنوبی سکاٹ لینڈ کا حکمران تھا۔

بہرحال شاہ آرتھر حقیقی کردار ہے یا تصوراتی، آج وہ انگریز دنیا کی مقبول شخصیت ہے۔ اسے بہادری کا نشان سمجھا جاتا ہے۔ اس پر کئی فلمیں بن چکی ہیں جنہیں شہرت حاصل ہوئی۔ حتیٰ کہ اس کی رومانوی داستانیں بھی وجود میں آچکی ہیں اور اسے کئی ناولوں کا کردار بنایا گیا۔

(سنڈے ایکسپریس 22 اپریل 2007ء)

FR-10

فیصل ٹریڈنگ کمپنی اینڈ ہارڈ ویئر سٹور

چپ بورڈ، پلائی ووڈ، ویز بورڈ، لیمینیشن بورڈ فلش ڈور، مولڈنگ کے لئے تشریف لائیں۔

نیز گھروں کی تعمیر اور انٹیریئر ڈیکوریشن کی جاتی ہے

145۔ فیروزپور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور
Cell:0332-4828432,0323-3354444

طالب دعا: قیصر خلیل خاں